رسائل ومسائل

ملازمت، فاسد حالات اور مسئلہ اضطرار

جناب مولانا عبد المالک صاحب۔ منصورہ لاہور

سوال:۔ میں محکمہ خوراک میں فوڈ گرین سپروائزر کی حیثیت سے ملازم ہوں۔ مرکز خرید گندم پر تعینات ہوں۔ گورنمنٹ نے میرے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے کہ میں گندم کی خرید وفروخت کا مکمل حساب رکھوں۔ اور جب افسرانِ مجاز چاہیں، یہ حساب کتاب اُن کی خدمت میں پیش کردوں۔

میری تنخواہ اِس وقت سات سو روپے ہے۔ محکمہ خوراک رشوت کے معاملے میں بدنام ہے۔ لیکن میں رشوت لینے اور رشوت دینے والے کو جہنم کا ایندھن سمجھتا ہوں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ افسرانِ بالا کی جب کوئی معائنہ ٹیم آتی ہے تو اُن کی جائز وناجائز ضروریات نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہیں کاٹ کر پوری کی جاتی ہیں۔ یہ صورتِ حال ایک ایسے شخص کے لیے ناقابلِ برداشت ہے، جو اپنے گھر سے دُور محض اپنی تنخواہ میں گذر اوقات کرنا چاہتا ہو۔

ہمیں اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی کے سلسلے میں بیوپاری حضرات سے تعاون کرنا پڑتا ہے۔ بیوپاری حضرات ہم سے باردانہ خریدتے ہیں اور اس میں مال بھر کر محکمہ خوراک کو فروخت کردیتے ہیں۔ جس سے انہیں لاکھوں روپے منافع ہوتا ہے۔ اس منافع کا ایک خاص حصہ ڈیپارٹمنٹ میں جمع کروا دیا جاتا ہے۔ اور سیزن ختم ہونے پر تمام ملازمین میں یہ منافع تقسیم

کر دیا جاتا ہے۔ جب کہ قانون اس پر خاموش ہے۔ ہمارے حصے میں آنے والی رقم کو "تعاون" کا بدل قرار دیا جاتا ہے۔ ہمارا تعاون یہ ہے کہ ہم انہیں باردانہ اور دیگر اشیا بر ذاتی ضمانت پر دیتے ہیں۔ اور قانون بھی اس کی ہمیں اجازت دیتا ہے۔ اس مال (باردانہ) کی خراب حالت میں واپسی یا عدم واپسی کی صورت میں گورنمنٹ ہماری تنخواہیں کاٹ لیتی ہے۔ گورنمنٹ اپنا نقصان پورا کر لیتی ہے۔ ہم تنخواہوں میں ہونے والی کمی یا کٹوتی کس طرح پوری کریں۔ ہماری یہ حالت "اضطراری حالت" ہے۔ ہم اس حالت میں متذکرہ منافع لے کر اپنا نقصان پورا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ منافع کی پوزیشن یہ ہے کہ دینے والے خوشی سے دیتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جاتا۔ اور عدم ادائیگی کی صورت میں بھی انہیں قانونی تعاون فراہم کیا جاتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا ایک مجبور شخص متذکرہ منافع وصول کر سکتا ہے؟ جب کہ:

— وہ رشوت لینے اور دینے پر یقین نہیں رکھتا۔

— جب کہ وہ شخص غریب فیملی سے تعلق رکھتا ہے اور ملازمت چھوڑنا اس کے بس کی بات نہیں۔

— جب کہ اس کی حلال تنخواہ میں سے کچھ رقم کاٹ کر محض افسروں کی چاپلوسی پر خرچ کر دی جاتی ہے اور اس کے احتجاج کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔

— جب کہ وہ شخص گورنمنٹ کی ڈیوٹی ایمانداری سے ادا کرتا ہے، اور ایک پیسے کا ہیرپھیر بھی گوارا نہیں کرتا۔

۲— محکمہ خوراک فلور ملوں کو گندم سپلائی کرتا ہے۔ کیا محکمہ کا کوئی ملازم فلور مل سے اپنی ذاتی ضروریات کے لیے مفت آٹا لے سکتا ہے؟

— جبکہ فلور مل کے مالک کی رضامندی اس میں شامل ہو۔

— جبکہ محکمے کے ملازمین اس کے بدلے میں غیر قانونی تعاون فراہم نہ کرتے ہوں۔

۳— "اضطراری حالت" کی تعریف کیا ہے؟ درج بالا تفاصیل کی روشنی میں اگر ہماری

حالت واقعی اضطراری حالت ہے۔ تو کیا ہم اس حالت میں متذکرہ نفع سے اپنے نقصانات پورے کر سکتے ہیں؟

کیا یہ حالت اُس وقت تک برقرار رہ سکتی ہے جب تک گورنمنٹ ہماری تنخواہیں معقول سطح پر نہ لے آئے جبکہ موجودہ تنخواہ میں گذر اوقات مشکل بھی ہے اور ناممکن بھی۔

نوٹ:۔ ایک عالمِ دین کا فتویٰ ہے کہ جرائم کا سدِ باب حکومت کا فرض ہے۔ کسی بھی جرم کے اسباب کو ختم کرنے سے پہلے مجرم کو سزا دینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ آپ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟

جواب:۔ گرامی نامہ ملا۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ رزقِ حلال کے متلاشی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جذبہ باقی رہے اور اس راہ میں رکاوٹیں دور ہوں اور آسانیاں میسر آئیں۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جو منافع ملازمت سے حقوقِ ملازمت یا قانونِ ملازمت کے مطابق نہ ملے، ناجائز مال کی تعریف میں آتا ہے۔ اس لیے اس سے اپنا دامن بچانا ضروری ہے۔ جو تاجر ملازمین کو باردانہ کے عوض میں منافع تقسیم کرتے ہیں اس کی حیثیت رشوت کی ہے۔ اگر اس رشوت کے بغیر ملازمت آپ کے گذر اوقات کے لیے کافی نہیں ہے تو کوئی دوسری قابلِ گذارہ ملازمت تلاش کر کے اسے چھوڑ دیں۔

۲۔ محکمۂ خوراک کا کوئی ملازم فلور ملوں سے اپنی ذاتی ضروریات کے لیے مفت آٹا وصول کرے تو وہ بھی رشوت کی تعریف میں آئے گا۔

۳۔ محکمہ کے دو معاملے ایسے ہیں جو ظلم کی تعریف میں آتے ہیں، مگر محض ان کی وجہ سے حالتِ اضطرار پیدا نہیں ہوتی۔ پہلا ظلم یہ ہے کہ باردانہ کے تھیلوں کا نقصان وہ بے گناہ ملازمین پر ڈالتا ہے اور دوسرا یہ کہ افسروں کے دوروں وغیرہ کے اخراجات ماتحتوں سے وصول کیے جاتے ہیں۔ اس دوگونہ ظلم کے تدارک کی مساعی مختلف اطراف سے ہونی چاہیے، مگر مسئلہ اضطرار الگ ہے۔

اضطراری حالت کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص کے لیے رزقِ حلال کے دروازے بند ہو جائیں، کوئی ایسی ملازمت نہ ملتی ہو جس کے ذریعے حلال روزی حاصل کی جا سکے اور اپنی اور اپنے اہل و عیال

کے نان و نفقہ کے لیے حلال مال میسر نہ ہو سکتا ہو۔ اس تعریف کی رُو سے آپ ابھی حالتِ اضطرار میں نہیں ہیں کیونکہ ایسی ملازمت مِل سکتی ہے جس میں خود آپ کو حرام کا ارتکاب نہ کرنا پڑتا ہو اور اس کے عوض میں آپ کو اتنی تنخواہ مل سکتی ہے کہ آپ کا گزر اوقات ہو سکے۔

۴۔ جرم کے اسباب کا انسداد بھی ضروری ہے اور مجرم کو اس کے جرم کی سزا دینا بھی ضروری ہے۔ اگر ایک حکومت مجرم کو سزا دیتی ہے لیکن اسبابِ جرم کا انسداد نہیں کرتی تو اس کی طرف سے مجرم کے سزا دینے کے عمل کو درست قرار دیں گے لیکن اسباب جرم کے انسداد نہ کرنے کو ظلم سے تعبیر کریں گے۔ جس طرح مجرم نے جرم کر کے اپنے اُوپر ظلم کیا ہے۔ اسی طرح حکومت نے بھی انسدادِ جُرم نہ کر کے اُس پر ظلم کیا ہے۔

تحریکی لٹریچر میں خوبصورت اضافہ

یادوں کی امانت

سیّد عُمر تلمسانی

ترجمہ حافظ محمد ادریس

صفحات : ۵۱۲ ——— قیمت : -/۷۰ روپے

البدر پبلی کیشنز - ۲۳ - راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور